حضرت سُمیّہ رضی اللہ عنہا بنتِ خباط

طاہرہ ریاض

حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بنتِ ملحانؓ

طاہرہ ریاض

حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا بنتِ ملحان رضؓ

طاہرہ ریاض

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ پاکستان کو صد سالہ خلافت جوبلی کے مبارک موقع پر بچوں کیلئے سیرت صحابیات پر کتب شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ کتاب دلچسپ اور آسان زبان میں ہو، تا بچے شوق سے پڑھیں اور مائیں بھی بچوں کو فرضی کہانیاں سنانے کی بجائے ان کتب سے اپنے اسلاف کے کارنامے سنائیں تاکہ بچوں میں بھی ان جیسا بننے کی لگن پیدا ہو۔

خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

حضرت اُمِّ حرامؓ بنت ملحانؓ

پیارے بچو!

آپ کو ایک کہانی سناتے ہیں ! ایک دن حضرت محمد ﷺ مدینہ منورہ سے قبا کی بستی تشریف لے گئے ، اور اپنی ایک عزیز کے ہاں ٹھہرے جو آپ ﷺ کو دل وجان سے چاہتی تھیں۔اُنہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔آپ ﷺ کھانا کھا کر لیٹ گئے تو وہ خاتون آپ ﷺ کے سرِ مبارک کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگیں جلد ہی حضور ﷺ کو نیند آ گئی لیکن تھوڑی دیر کے بعد آپ ﷺ کی آنکھ کھل گئی آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا:۔

''میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میری اُمت کو کچھ
لوگ سمندر میں جہاد فی سبیل اللہ کیلئے آمادۂ سفر ہیں۔''

اس خاتون نے عرض کیا:۔

''یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، دعا فرمائیے
کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہو۔''

رحمۃ اللعالمین ﷺ نے دُعا فرمائی اور پھر سو گئے ،تھوڑی دیر بعد

پھر مسکراتے ہوئے اٹھے اور پھر وہی خواب بیان فرمایا۔

میزبان خاتون نے اب کی بار بھی دُعا کے لئے عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا:۔

''تم بھی اس جماعت کے ساتھ ہو''

حضور ﷺ کا ارشاد سن کر یہ عورت اس قدر خوش ہوئیں کہ ان کے منہ سے بے اختیار اللہ اکبر، اللہ اکبر نکلا۔ان خاتون کا نام اُمّ حرامؓ بن ملحانؓ تھا۔ آپؓ صحابیہ تھیں۔صحابی اُسے کہتے ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو، اور صحابیات سے مراد وہ خواتین ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کا زمانہ پایا اور پھر حضور ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

بچو! اُس زمانے میں اکثر نام اِسی طرح ہوتے تھے۔یعنی اُمّ حرامؓ سے مراد حضرت حرامؓ کی والدہ اور بنت ملحان سے مراد حضرت ملحانؓ کی بیٹی ہے۔حضرت اُمّ حرامؓ کا شمار اُن صحابیات میں ہوتا ہے، جنہوں نے حضور ﷺ سے تربیت حاصل کی اور اِس طرح اپنے خاندان کی خواتین کے لئے نمونہ بن گئیں۔

جس طرح حضرت اُمّ حرامؓ تاریخ میں ایک خاص مقام رکھتی ہیں، اِسی طرح اُن کے دو بھائی حضرت حرامؓ اور حضرت سلیمؓ بھی تاریخ

میں اپنی صحبت جو اُنہیں حضور ﷺ سے اور اسلام کی خاطر جانفشانی کا جذبہ رکھتے ہوئے جامِ شہادت نوش کرنے کی وجہ سے بھی مشہور ہیں۔

حضرت حرامؓ کی شہادت تو قاتل کے مسلمان ہونے کا سبب بن گئی۔ اُس زمانے کے صحابہ اور صحابیات کا ایمان بہت اعلیٰ مدارج رکھتا تھا، کیونکہ وہ حضور ﷺ کی صحبت رکھتے تھے اور نبی کی تربیت ایک اور ہی رنگ رکھتی ہے۔ ایک اور خصوصیت جو ان لوگوں میں نظر آتی ہے وہ یہ کہ یہ لوگ ہر وقت خدا کی راہ میں شہید ہونے کی تڑپ رکھتے تھے اور یہ تڑپ ہمیں حضرت حرامؓ کی شہادت کے واقعہ میں بھی نظر آتی ہے۔ حضرت حرامؓ کو جنہوں نے شہید کیا اُن کا نام جبار بن سلمٰی ہے جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔

واقعہ کچھ یوں ہے جب حضرت حرامؓ بن ملحان کو معرکہ بیئرمعونہ (معرکہ وہ جنگ ہے جس میں آنحضرت ﷺ خود شریک نہیں ہوئے) میں جب قاتل جبار بن سلمٰی نے نیزہ مارا جو اِن کے سینہ سے پار ہو گیا اور خون کا ایک فوارہ نکلا۔ حضرت حرامؓ نے شہید ہوتے ہوئے فرمایا:۔ ''فزت برب الکعبہ'' یعنی کعبہ کے ربّ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ اِس جملہ سے مراد یہ تھی کہ آپؓ کو ساری زندگی شہادت کا شوق رہا اور اب جب کہ خدا تعالیٰ نے شہادت عطا کر دی تو آپؓ نے اپنی زندگی کا

مقصد پالیا۔

یہ کلمہ اپنے اندر اتنا جذبہ رکھتا تھا کہ اس نے جبار بن سلمٰی کے دل پر ایسا اثر کیا کہ وہ فوراً ایمان لے آئے اور مسلمان ہو گئے۔ اسی معرکہ میں حضرت سَلیمؓ بھی شہید ہوئے۔(1)

حضرت اُمّ حرامؓ کی بہن اُمّ سلیمؓ نے اپنے دس سالہ بیٹے انس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور فرمایا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا بیٹا ہے۔ میری یہی تمنا ہے کہ یہ آپ ﷺ کی خدمت کیا کرے اس کو اپنے خادموں میں شامل فرمائیں اور اس کے لئے دعا کریں۔

حضرت اُمّ حرامؓ کے بہن اور بھائیوں کے ذکر سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپؓ کا خاندان یعنی حضرت ملحانؓ کی اولاد اسلام کی طرف سبقت لینے والے اوّلین کامیاب لوگ ہیں جو حضور ﷺ اور اسلام کی محبت سے سرشار تھے۔

اِس جانثار خاندان کی ایک بیٹی حضرت اُمّ حرامؓ بنت ملحانؓ ہیں۔ آپؓ کی والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک تھا۔ آپؓ حضور ﷺ کی رشتے کی خالہ تھیں اور مشہور صحابی حضرت انسؓ بن مالک کی حقیقی خالہ بھی تھیں۔ ان کی پہلی شادی حضرت عمروؓ بن قیس سے ہوئی جو اُن صحابہ میں سے تھے جنہوں نے پہلے اسلام قبول کیا، اِسی طرح ان کے نوجوان بیٹے

قیس بن عمروؓ بھی خدا کے فضل سے انہیں لوگوں میں شامل ہوئے۔ یعنی ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کے نور نے سارے گھرانے کو منور کر دیا اور سب خواتین اور مرد رسول اللہ ﷺ پر اپنی جان فدا کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

ہجرتِ نبوی ﷺ کے بعد جب غزوات کا سلسلہ شروع ہوا تو دونوں باپ بیٹا غزوہ بدر میں 313 سرفروشوں میں شامل ہو کر بہت بہادری سے لڑے۔ 3ھ میں غزوہ اُحد میں جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان جہاد میں پہنچے اور مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

حضرت اُمّ حرامؓ نے دونوں بھائیوں، خاوند اور بیٹے کی شہادت کو محبتِ الٰہی اور محبتِ رسول ﷺ میں بڑی دلیری سے برداشت کیا اور خود بھی راہِ حق میں جان کی قربانی دینے کے لئے بے تاب رہنے لگیں۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد ان کا دوسرا نکاح جلیل القدر صحابی حضرت عبادہؓ بن صامت سے ہو گیا۔(2)

قباء کی بستی مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلے پر تھی۔ اسی بستی میں اسلام کی پہلی مسجد قباء کی بنیاد رکھی گئی۔ اس مبارک بستی میں حضرت عبادہؓ بن صامت کا مکان تھا۔ جس میں حضرت اُمّ حرامؓ بیاہ کر آئیں۔

آنحضورﷺ حضرت اُمّ حرامؓ کی بے حد عزت کرتے تھے اور اُن کا بہت خیال رکھتے تھے۔ حضورﷺ نے حضرت اُمّ حرامؓ کے بھائی کی مظلومانہ شہادت کو بہت محسوس کیا تھا۔ اس لئے دل جوئی کے پیشِ نظر کبھی کبھی حضرت اُمّ حرامؓ کے گھر تشریف لاتے اور کچھ دیر اُن کے گھر آرام فرماتے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ ہمارے پاس آئے اس حال میں کہ میری والدہ اُمّ سلیمؓ اور میری خالہ اُمّ حرامؓ موجود تھیں۔ آپﷺ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ میں تمہیں نماز پڑھاؤں، جبکہ فرض نمازوں کا وقت نہ تھا۔ پھر آپﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ہم سب گھر والوں کے لئے دین و دنیا کی ہر خیرو بھلائی کے لئے دُعا فرمائی۔(3)

بارہ ربیع الاول 11 ہجری کو حضورﷺ کا وصال ہوا۔ اس حال میں کہ آپﷺ حضرت اُمِ حرامؓ سے راضی تھے۔ اب اُمِ حرامؓ کی زندگی اس انتظار میں گزرنے لگی کہ کب بحری جنگ ہو اور وہ اُس میں شمولیت کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کریں۔ آخر نبی اکرمﷺ کے خواب کی تعبیر تیسرے خلیفۂ راشد حضرت عثمانؓ کے عہدِ خلافت میں یوں پوری ہوئی کہ 28 ہجری میں حاکمِ شام امیر معاویہؓ نے امیر المومنین کی

اجازت سے جزیرہ قبرص کی فتح کے لئے ایک بحری بیڑہ روانہ کیا۔

چونکہ رسول اکرم ﷺ کی یہ حدیث تھی کہ جو اسلامی لشکر پہلی بحری جنگ میں حصہّ لے گا جنتی ہوگا۔ بہت سے جلیل القدر صحابہؓ بھی اس لشکر میں شامل ہوئے۔ حضرت اُمِ حرامؓ کو راہِ خدا میں جہاد کرنے اور رتبہ شہادت پر فائز ہونے کی بے حد تمنا تھی ،اس لئے وہ بھی اپنے شوہر حضرت عبادہؓ بن صامت کے ہمراہ اس لشکر میں شامل ہوکر قبرص گئیں۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کامیابی عطاء کی اور قبرص اسلامی حکومت میں شامل ہوا۔ جب مجاہدین اس مہم کی تکمیل کے بعد واپس ہونے لگے تو حضرت اُمِ حرامؓ بھی سواری پر بیٹھنے لگیں۔ گھوڑا منہ زور تھا اس نے اُنہیں زمین پر گرادیا۔ حضرت اُمِ حرامؓ زخمی ہوگئیں اور انہیں زخموں کی تاب نہ لا کر شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوئیں۔ یہ واقعہ 28 ہجری کو پیش آیا۔

اس طرح حضرت اُمِ حرامؓ پہلے سمندری شہیدوں میں سے تھیں اور وہ پہلی مجاہدہ خاتون تھیں۔ بحرِ ابیض میں پہلی جنگ کرنے والی خاتون اور بحری جنگ میں سب سے پہلی راہِ حق میں شہید ہونے والی صحابیہ کا اعزاز بھی انہیں حاصل تھا۔ آپ کو سرزمینِ قبرص میں دفن کیا گیا۔

حضرت اُمِ حرامؓ کی اولاد میں تین لڑکوں کے نام ملتے ہیں ۔ حضرت عمروؓ بن قیس انصاری سے حضرت قیسؓ اور حضرت عبداللہؓ اور

حضرت عبادہؓ بن صامت سے محمدؓ۔(4)حضرت قیسؓ نے غزوۂ اُحد میں اپنے باپ کے ساتھ شہادت پائی۔حضرت اُمِ حرامؓ سے پانچ احادیث مروی ہیں۔(5)

حضرت اُمِ حرامؓ ان جلیل القدر صحابیات میں سے تھیں جونیکیوں میں سبقت لے گئیں اور اپنے اعلیٰ اخلاق و فضائل کی بدولت مسلمان عورتوں کے لئے مشعلِ راہ بنیں۔اُن کی زندگی اور موت خدا اور اُس کے رسول کی رضا اور خوشنودی کے لئے تھی۔اپنی زندگی میں ہر دکھ انتہائی صبر وحوصلے سے برداشت کیا اور راضی برضا رہیں۔

حضرت اُمِّ حرامؓ کے فضائل میں یہ ہی کافی ہے کہ حضورﷺ اپنی مہربانی ولطف وکرم ان کے ساتھ خاص طور پر رکھتے تھے اور ان کو اپنے اہلِ بیت کا درجہ دیتے تھے۔انہی فضیلتوں اور عظیم اعمال کے ساتھ اسلام کی تاریخ میں وہ زندہ جاوید ہوگئیں۔اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو۔

حوالہ جات

1 عہدِ نبوت کی برگزیدہ خواتین (صفحہ 55)

2 تذکارِ صحابیات از طالب ہاشمی (صفحہ 401,402)

3 عہدِ نبوت کی برگزیدہ خواتین (صفحہ 57)

4 تذکارِ صحابیات از طالب ہاشمی (صفحہ 403,404)

5 عہدِ نبوت کی برگزیدہ خواتین (صفحہ 57)

حضرت اُمِّ حرامؓ بنت ملحانؓ

(Hadhrat Umme-Haram^ra bint-e-malhan^ra)

Urdu

by Tahira Riyaz

Published in UK in 2008

Published by:
Islam International Publications Ltd.
'Islamabad' Sheephatch Lane,
Tilford, Surrey GU10 2AQ,
United Kingdom.

Printed in U.K. at:
Raqeem Press
Sheephatch Lane
Tilford, Surrey
GU10 2AQ

حضرت سمُیّہ رضی اللہ عنہا بنتِ خباط

طاہرہ ریاض

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ پاکستان کو صد سالہ خلافت جوبلی کے مبارک موقع پر بچوں کیلئے سیرت صحابیات پر کتب شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔کوشش یہ کی گئی ہے کہ کتاب دلچسپ اور آسان زبان میں ہو، تا بچے شوق سے پڑھیں اور مائیں بھی بچوں کو فرضی کہانیاں سنانے کی بجائے ان کتب سے اپنے اسلاف کے کارنامے سنائیں تاکہ بچوں میں بھی ان جیسا بننے کی لگن پیدا ہو۔

خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔آمین

حضرت سُمَیّہ رضی اللہ عنہا بنت خباط

پیارے بچو!

جب رسولِ خدا ﷺ نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو آپ ﷺ پر جو خاتون سب سے پہلے ایمان لائیں وہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ تھیں۔

اسی طرح اسلام کی راہ میں صبر و حوصلہ سے باوجود کمزوری اور بڑھاپے کے ظلم و ستم کا مقابلہ کرتے ہوئے سب سے پہلے شہید ہونے والی بھی ایک خاتون ہی تھیں۔ جن کا نام حضرت سُمَیّہ رضی اللہ عنہا تھا اور تاریخ انہیں اُمِ عمّار بن یاسرؓ کے خوبصورت نام سے یاد کرتی ہے۔ وہ اُمِّ شہید، زوجہ شہید اور خود شہیدہ تھیں۔ حضرت سُمَیّہؓ ابتدائی اسلام لانے والوں میں تھیں۔ وہ ساتویں نمبر پر مسلمان ہوئیں اور جن سات لوگوں نے ابتداء میں اپنے اسلام کو ظاہر کیا حضرت سُمَیّہؓ ان میں شامل تھیں۔

رسول اللہ ﷺ کو نبوت کا دعویٰ کیئے ہوئے تین برس گزر چکے تھے کہ حکم ہوا، اپنی نبوت کا کھلم کھلا اعلان کریں اور لوگوں کو توحید کی طرف بلائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اعلانیہ دینِ اسلام کی تبلیغ کا کام

شروع کر دیا۔

اس پر کفّارِ مکہّ نے آپﷺ کی شدید مخالفت شروع کر دی وہ نہ صرف آپﷺ کے جانی دشمن بن گئے بلکہ اسلام لانے والوں پر بھی طرح طرح کے ظلم کرنے لگے۔ انہیں پریشان کرنے اور دینِ اسلام سے دور کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ حتیٰ کہ صاحبِ اثر افراد حضرت ابو بکرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ بھی ان کے مظالم کا نشانہ بنے۔

اس سے ان مسلمان اصحاب کی حالتِ زار کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے جو غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے بے یارو مددگار تھے۔ ان میں مرد اور عورت دونوں شامل تھے۔ ان عظیم ہستیوں نے کمزوری اور بڑھاپے کے باوجود ان کفّارِ مکہّ کے ظلم اور سختی کا بڑے حوصلہ اور ہمت سے مقابلہ کیا اور شہادت کے مقام پر فائز ہو کر ہمیشہ کی زندگی پائی۔ ان میں سرِ فہرست نام حضرت سُمَیّہؓ بنت خباط کا ہے۔

حضرت سُمَیّہؓ بنت خباط کا شمار نہایت بلند پایہ صحابیات میں ہوتا ہے۔ ان کے باپ دادا میں صرف ان کے والد خباط کا نام معلوم ہے کب اور کیسے مکہّ پہنچے؟ ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں۔ صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ ایامِ جاہلیت میں مکّہ کے ایک قبیلہ بنو مخزوم کے رئیس

ابو حذیفہ بن المغیر ہ کی کنیز تھیں۔

آپ کی شادی حضرت یاسرؓ بن عامر سے ہوئی جو آپ ﷺ کے دعویٰ نبوت سے تقریباً پینتالیس سال پہلے یمن سے اپنے دو بھائیوں کے ساتھ اپنے ایک گمشدہ بھائی کی تلاش میں مکہّ آئے مگر بہت تلاش کے باوجود وہ بھائی نہ ملا۔ حضرت یاسرؓ کے دونوں بھائی واپس چلے گئے لیکن آپؓ نے مکہّ میں مستقل قیام کرلیا۔ قیام کے دوران حضرت یاسرؓ بن عامر اور ابو حذیفہ بن مغیرہ مخزومی کی دوستی ہوگئی۔

ابو حذیفہ نے یاسرؓ کی شادی اپنی کنیز حضرت سُمَیّہؓ سے کر دی۔ ان سے حضرت سُمَیّہؓ کے تین بیٹے حضرت عمارؓ، حضرت عبداللہؓ اور حریث پیدا ہوئے۔ ان کے دو بیٹے حضرت عمارؓ اور حضرت عبداللہؓ اسلام لائے جب کہ تیسرے بیٹے حریث کو اسلام سے پہلے ہی کسی نے قتل کر دیا تھا۔

رحمتِ عالم ﷺ بچپن اور جوانی کا زمانہ طے کر رہے تھے کہ حضور ﷺ کی حیاتِ اقدس کا یہ سارا دور آلِ یاسرؓ کے سامنے گزرا اور انھوں نے حضور ﷺ کی عظیم ترین شخصیت اور اعلیٰ سیرت و کردار کا نہایت گہرا اثر قبول کیا۔ جب حضور ﷺ نے نبی ہونے کا دعویٰ فرمایا تو اس خاندان نے فوراً اسلام قبول کرلیا۔

مسلمانوں کے لئے یہ ایک بہت صبر آزما وقت تھا۔ مکہّ کا جو شخص اسلام قبول کرتا وہ مشرکین مکہّ کے غضب کا نشانہ بنتا۔ مشرکین اس معاملے میں اپنے قریب ترین رشتہ داروں کا بھی لحاظ نہیں کرتے تھے۔

حضرت یاسرؓ یمن سے آئے ہوئے تھے اور حضرت سُمَیّہؓ ابھی تک بنو مخزوم کی غلامی میں تھیں۔ اس لئے ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے میں کوئی چیز روکاوٹ نہ تھی۔ چنانچہ انہوں نے اس بے کس، مظلوم خاندان پر ایسے ایسے مظالم ڈھائے کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

حضرت یاسرؓ اور حضرت سُمَیّہؓ دونوں بہت ضعیف اور کمزور تھے۔ مگر وہ اسلام پر اتنی مضبوطی سے قائم تھے کہ مشرکین کے بے پناہ مظالم بھی ان کو ایک لمحہ کے لئے بھی حق سے نہ ہٹا سکے۔ ان کا ایمان پہاڑوں کی طرح مضبوط تھا، جن کو نہ طوفان کی موجیں بہا سکیں اور نہ تیز و تند ہوائیں ان کا کچھ بگاڑ سکیں، یہی حال ان کے بیٹوں کا تھا۔ ان مظلوموں کو لوہے کی زرہیں پہنا کر مکہّ کی تپتی ریت پر لٹانا، ان کی پیٹھ پر گرم کوئلے رکھنا اور پانی میں غوطے دینا کفاّر کا روزانہ کا معمول تھا۔

حضور اکرم ﷺ حضرت سُمَیّہؓ اور ان کے خاندان کے پاس سے گزرے جن کو عذاب دیا جا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:۔

''اے آلِ یاسر! تمہیں خوشخبری ہو تمہارا ٹھکانہ جنت ہوگا''

ایک مرتبہ حضرت یاسرؓ، حضرت سُمَیّہؓ اوران کے بیٹوں کو مصیبت میں مبتلا دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:۔

''صبر کرو! الٰہی آلِ یاسر کی مغفرت فرما

دے! اور تو نے ان کی مغفرت کر ہی دی۔''

بوڑھے یاسرؓ یہ ظلم سہتے سہتے شہید ہو گئے لیکن مشرکین کو پھر بھی اس خاندان پر رحم نہ آیا۔ اورانھوں نے حضرت سُمَیّہؓ اوران کے بچوں پر ظلم کا سلسلہ برابر جاری رکھا۔

ایک دن حضرت سُمَیّہؓ دن بھر سختیاں برداشت کرنے کے بعد شام کو گھر آئیں تو ابوجہل نے ان کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور پھر اس قدر تیز ہوا کہ حضرت سُمَیّہؓ کو برچھی مار کر شہید کر دیا۔ پھر تیر مار کر بیٹے عبداللہؓ کو بھی شہید کر دیا۔ اب صرف حضرت عمارؓ باقی رہ گئے تھے۔ وہ رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور روتے روتے اپنی والدہ کا واقعہ سنایا۔ رسول ﷺ نے ان کو صبر کی تلقین کی اور فرمایا:۔

''اے اللہ! آلِ یاسر کو دوزخ سے بچا!''

حضرت سُمَیّہؓ کی شہادت بعثت کے چھٹے سال واقع ہوئی۔ اس طرح خواتین میں آپ کو سب سے پہلے شہادت نصیب ہوئی۔

حضرت سُمَیّہؓ کا قاتل ابوجہل 2 ہجری میں غزوۂ بدر میں قتل ہو

کر جہنم میں داخل ہوا تو سرورِ کونینﷺ کو حضرت سُمَیّہؓ کی یاد آ گئی ۔ چنانچہ آپﷺ نے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کو بلا کر فرمایا:۔

قَدْ قَتَلَ اللّٰہُ قَاتِلَ اُمِّكَ

''اللہ نے تمہاری ماں کے قاتل سے بدلہ لے لیا۔''

مسلمان خواتین کی تاریخ میں ایسی کوئی خاتون نہیں ہے جس نے حضرت سُمَیّہؓ جتنا صبر کیا ہو۔ انہوں نے صبر کو اپنی عادت بنا لیا تھا ۔ بڑھاپے کی انتہا کو پہنچی ہوئی کمزور خاتون نے صبر واستقامت کی ایسی مثالیں چھوڑیں جن کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی اور اس کی خوشبو ہمیشہ پھیلتی رہے گی باوجود اس کے کہ ان پر ظلم وستم روا رکھے گئے ۔ وہ اپنے عقیدے سے ذرہ بھر بھی نہ ہٹیں اور چٹان کی مانند ڈٹی رہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جن کتب سے استفادہ کیا گیا

1 دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین (صفحہ 449 تا 453)

-2 تذکارِ صحابیات (صفحہ 171 تا 173)

-3 ازواجِ مطہرات وصحابیات انسائیکلوپیڈیا (صفحہ 394 تا 396)

حضرت سمیّہؓ بنت خباط

(Hadrat Sumayya[ra] Bint e Khibat)

Urdu

by Tahira Riyaz

Published in UK in 2008

Published by:
Islam International Publications Ltd.
'Islamabad' Sheephatch Lane,
Tilford, Surrey GU10 2AQ,
United Kingdom.

Printed in U.K. at:
Raqeem Press
Sheephatch Lane
Tilford, Surrey
GU10 2AQ